انوارِ شریعت
سُنّی دارُالاشاعت
علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ
فیصل آباد پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

ہزاروں مسائل کی معلومات کا خزینہ

جامع الفتاویٰ

المعروف

انوارِ شریعت

حصہ نہم تا شش دہم

از افادات

- مجدد اسلام شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
- حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خانصاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
- صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ
- شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد سردار احمد صاحب لائلپوری رحمۃ اللہ علیہ
- مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ: مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی

الناشر: سنی دار الاشاعت
علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

بار اول ——— سنہ ۱۹۷۲ء ۱۳۹۲ھ

تعداد ——— ایک ہزار

ناشر ——— سُنّی دار الاشاعت ڈجکوٹ روڈ لائلپور

مطبوعہ ——— دین محمدی پریس لاہور

کتابت ——— غلام سرور قادری رضوی

قیمت ——— قسم اول مجلّد ۱۶ روپے

مجلّد چرمی ۲۵ روپے

آقا کے کام میں متوجہ ہو کر اسے خوشنود کر سکتا ہے۔ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ کیا برابر ہوتے ہیں یہ دونوں غلام مثلاً مثل ہونے کی رو سے یقینی یہ دونوں غلام برابر نہیں ہو سکتے ہیں۔ اسواسطے کہ ایک تو اپنے آقاؤں کے جھگڑے کے سبب سے عاجز ہوتا ہے اور سب آقا اس سے ناراض رہتے ہیں۔ اور دوسرا شریکوں کی منازعت سے سالم اور محفوظ ہے۔ تو اسکا آقا اس سے خوش اور راضی رہتا ہے۔ مشرک تو پہلے غلام کی مثل ہے کہ اس نے اپنا دل اپنے معبودوں میں سے ہر ایک کی عبادت میں پراگندہ کیا اور موحد دوسرے غلام کی مثل ہے۔ کہ خدا کے سوا نہ کسی کی عبادت کرتا ہے اور نہ کسی کو دوست رکھتا ہے اور نہ اور کوئی اس کی امید گاہ ہے۔ ؎

یک بار پسند کن چو یک دل داری ، ورنہ بکشی در جہاں بس خواری

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب تعریف اللہ کے واسطے ہے۔ جو خدائی میں اپنا شریک نہیں رکھتا بَلْ اَكْثَرُهُمْ بلکہ بہت لوگ لَا يَعْلَمُوْنَ نہیں جانتے کہ وہ مالک مطلق ہے ۱۲ تفسیر قادری جلد دوم اخیر پ ۲۳ اب۔ اس سے بھی ثابت ہوا کہ تقلید شخصی واجب ہے۔ اور غیر مقلدیت مذموم ہ

مشکوٰۃ شریف باب الاعتصام میں بھی ایک حدیث اسی معنی کی حضرت عبد اللہ بن عمرو سے مروی ہے اور وہ یہ ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلٰثٍ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ (رواه الترمذی) اس حدیث سے بھی ایک ہی فرقہ ناجی اور جنتی معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بحیثیت اتفاق اصول کے مذاہب اربعہ اگرچہ ایک ہی فرقہ ہے مگر منجملہ ان کے ایک ہی مذہب کی پیروی موجب نجات ہے كَمَا اُشِيْرَتْ اِلَيْهِ اَوَّلًا۔

جواب سوال دوم و سوم: ہر چہار مذہب حق اور ہدایت پر ہیں كما صرح فی جواب السوال الاول۔ مگر عمل ایک ہی پر کرنا واجب اور تقلید ایک ہی کی لازم ہے۔ جیسا کہ کتب آسمانی میں سے عمل صرف ایک قرآن پر ہی کرنا فرض اور واجب ہے۔ نہ انجیل۔ توراۃ۔ زبور پر حالانکہ وہ بھی ایمانیات سے ہیں۔ سوال اول کے جواب میں باستدلال آیت مبارکہ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا الآیۃ بالاستقلال اور بوضاحت بیان کیا گیا ہے۔ فَلْيَنْظُرْ تَمَّمَهٗ۔ گویا ایک مذہب پر عمل کرنا اور باقی تینوں کو ترک کرنا خدا تعالےٰ نے بمصداق آیۃ مذکورہ اسی مصلحت کے واسطے اشارہ فرما دیا۔ مخالف اگر اعتراض کرے تو اسکا قصور ہے۔ پس ایک ہی امام کی تقلید کرنا فی زماننا واجب ہے۔ كَمَا تَدُلُّ عَلَيْهِ الْاٰيَةُ الْمَذْكُوْرَةُ فَافْهَمُوْا وَتَدَبَّرُوْا لَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ہ

نکتہ: اگر مذہب معین کی تقلید ترک کرکے جملہ مذاہب کے مسائل پر عمل کریں تو ترکیب مذاہب سے بسبب اختلاف کے دینی امور میں کبھی ایسی صورت بھی بن جاتی ہے جو کسی مذہب میں جائز نہ ہو۔ قَالَ فِی دُرِّ الْمُخْتَار اِنَّ الْحُکْمَ الْمُلَفَّقَ بَاطِلٌ بِالْاِجْمَاعِ اور یہ حکم یعنی ملفق بلا جلا چند مذاہب سے ایک حکم مرکب کرنا بالاجماع باطل ہے چنانچہ وضو میں ایک سر کے بال کا مسح کیا بمذہب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ پھر مقتدی ہو کر نماز پڑھی فاتحہ چھوڑ کر بموجب حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے کذا فی الطحطاوی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر نماز اس واسطے نہ ہوئی کہ فاتحہ پڑھنا واجب تھا۔ سو اس نے ترک کیا۔ اور حنفی مذہب پر اس واسطے نہ ہوئی کہ وضو ترک ہوا یعنی چوتھائی سر کا مسح تو کسی مذہب پر نماز درست نہ ہوئی ۱۲ غاینۃ الاوطار۔

جواب سوال چہارم: اَقُوْلُ چونکہ ایک شخص سے ایک وقت میں ایک سے زیادہ اماموں کی تقلید نا ممکن ہے اور نہ ہی یہ جائز ہے۔ لہٰذا ایک مذہب پر عمل کرنے والا کل دین محمدی پر عمل کرنے والا ہے۔ فافہم دلائل اس کے تقلید شخصی میں مذکور ہیں۔

جواب سوال پنجم: قولہ ان چار مذاہب مشہورہ میں سے فرقہ ناجیہ کے بارہ میں تقلید کے ذکر میں بیان ہو چکا ہے وہاں سے ملاحظہ فرمالیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مذاہب اربعہ میں سے کسی خاص ایک مذہب کی پابندی نہ کرنے میں سراسر نقصان اور فساد ہے۔ کیونکہ فی زمانا نفسا نفسیت اور جہالت کا بہت زور ہے۔ اگر غیر مقلدیت کی وجہ سے ہر ایک شخص قرآن مجید اور حدیث کا معنی اپنے مطلب اور عقل کے مطابق سمجھ کر اس پر عمل کرے اور فتوٰی دیوے تو اکثر مسائل میں بسبب اختلاف عقول و افہام کے سخت فساد اور تفرقہ پڑنے کا یقین کامل ہے چنانچہ پانی کے مسئلے میں اسی اختلاف کی وجہ سے غیر مقلدین میں ایک اندھیر مچا ہوا ہے۔ لَا یَخْفٰی مَنْ لَہٗ اَدْنٰی دِرَایَۃٍ یہاں بخوف طوالت ذکر نہیں کیا گیا۔

الغرض: جب غیر مقلدیت ہی فساد کی بنیاد ہے تو رفعاً للفساد اسکو ترک واجب اور خاص ایک مذہب کی پابندی لازمی ہے۔ اور چونکہ آئمہ اربعہ کے سوا اور کسی کا مذہب مدون اور مروج نہیں (ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ وَ اَمْرٌ بَدِیْہِیٌّ) اس لئے ان چاروں میں سے ایک خاص مذہب اختیار کرنا ضروری ہے۔ اور بحیثیت مسائل مفتی بہا مذہب حنفی میں اگرچہ مجتہدین کے اقوال مختلف ہیں لیکن دراصل یہ سب ایک ہی مذہب ہے۔ بنابریں اس زمانہ میں فساد رفع کرنے کے لئے اسی کی تقلید افضل اور اولیٰ ہے۔ اگرچہ کسی جگہ امام کے تلامذہ و اتباع